

از عدالت الاعظمیٰ

کے۔ اے۔ رام اچار ودیگر
بنام
کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس۔

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس - شراکت دار فرم کے اپنے منافع کا حصہ اپنی بیوی اور بیٹیوں کو تفویض کرتا ہے - اس طرح کے منافع، اگر وہ تشخیص کے مقاصد کیلئے تعین کنندہ کی کل آمدنی میں شامل کر سکتا ہے - انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 16(1)(سی)۔

ایک رزنگ چاری، جو ایک پارٹنرشپ فرم کا پارٹنر ہے، تصفیے کے دستاویز کے ذریعے فرم کے منافع کا چوتھا حصہ اپنی بیوی، ایک شادی شدہ بالغ بیٹی اور ایک نابالغ بیٹی کو 8 سال کے لیے تفویض کرتا ہے جس میں منافع کا مذکورہ حصہ مکمل طور پر اور خصوصی طور پر فرم سے وصول کرنے کا حق ہوتا ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت ایک حوالہ پر ہائی کورٹ کے سامنے جو سوال پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ "کیا ٹیکس دہندہ کی اپنی بیوی اور دو بیٹیوں پر طے شدہ منافع کی کل آمدنی میں شامل کرنا قانونی طور پر جائز ہے؟" بیجوائے سنگھ دودھوریا کے معاملے میں پریوی کونسل کی طرف سے مقرر کردہ اصول پر انحصار کرنے والے ٹیکس دہندہ رزنگ چاری نے دعویٰ کیا کہ یہ رقم اس کی بیوی کو ادا کی جائے گی۔ اور دو بیٹیاں کبھی بھی اس کی آمدنی نہیں بنیں، ایک غالب عنوان کے ذریعے اس کا رخ موڑ دیا گیا اور یہ کہ ان رقم کو شامل نہیں کیا جاسکا۔ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 16(1)(سی) کی تیسری شق کی وجہ سے تشخیص کے مقاصد کے لیے اس کی کل آمدنی کو خارج کر دیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ تیسری شق پر توجہ نہیں دی گئی تھی اور یہ کہ آمدنی پہلی بار میں ٹیکس دہندہ کو جمع ہوئی تھی، اور پھر اس کے

تحت ادائیگیوں کے لیے درخواست دی گئی تھی۔ ہائی کورٹ کے ٹیٹو فلیٹ کے ساتھ اپیل پر:

مانا کہ ہائی کورٹ کی طرف سے دیا گیا جواب درست تھا۔

تصفیے کے دستاویزات سے جانچ پڑتال کا پتہ چلا کہ تقسیم کرنے کہا تھا کہ اسے ادا کیے جانے والے منافع میں سے "مخصوص حصص میں کچھ رقم اس کی بیوی کو ادا کی جانی تھی۔ اور دو دستاویز کی مدت سے پتہ چلتا ہے کہ منافع پہلے اس کے پاس جمع ہونا تھا اور پھر تقسیم کاروں کو ادائیگیوں کے لیے درخواست دی جاتی تھی۔

شراکت داری کے قانون کے تحت، یہ وہ پارٹنر اور صرف پارٹنر ہے جو منافع کا حقدار ہے۔ ایک اجنبی، چاہے وہ تفویض شدہ ہی کیوں نہ ہو، منافع پر براہ راست دعویٰ نہیں کرتا اور نہ ہی کر سکتا ہے۔ زیر بحث دستاویزات کے ذریعے، ٹیکس دہندہ نے محض اپنی بیوی اور بیٹیوں کو فرم کے حق میں ایک درست ادائیگی کے طور پر ادائیگی کی اجازت دی، لیکن جو ادا کیا گیا وہ قانونی طور پر، اس کے منافع کا ایک حصہ یا دوسرے الفاظ میں، اس کی آمدنی تھی۔

بجئے سنگھ کے معاملے میں قاعدہ اس معاملے پر لاگو نہیں تھا، اور سینٹیل داس تیرتھ داس کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ منافع کو ٹیکس دہندہ کو جمع کرنے سے پہلے ایک غالب عنوان کے ذریعے موڑ دیا گیا تھا۔

پروٹ کمار متر بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، مغربی بنگال (1961) 3 ایس سی آر 37۔

تلسی داس کلا چندر بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس (1961) 3 ایس سی آر 351۔

کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی بمقابلہ سینٹیل داس تیرتھ داس (1961) 2 ایس سی آر 634، لاگو۔

بجئے سنگھ دودھوریا بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، بنگال (1933) 1 آئی ٹی آر 135، قابل

اطلاق قرار دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیلیں زیر نمبرات 142 اور 143 آف 1960۔

1952 کے سی۔ آر نمبر 32 میں مدراس ہائی کورٹ کے 21 جولائی 1955 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے جی ایس پاٹھک اور نونیت لال۔

مدعا علیہ کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور ڈی گپتا۔ 10 جنوری 1961 عدالت کا فیصلہ ذریعے دیا گیا تھا۔

جسٹس ہدایت اللہ - یہ ایک اے۔ آر۔ رنگا چاری کے قانونی نمائندوں کی طرف سے دو اپیلیں ہیں، جس کی موت التوا کے دوران ہوئی تھی، مدراس میں ہائی کورٹ میں، انکم ٹیکس اپیلٹ کے ذریعے بنائے گئے انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 66(1) کے تحت ایک ریفرنس میں کارروائی کی گئی۔ ٹریبونل، مدراس بنچ۔ ہائی کورٹ کے فیصلے کے لیے درج ذیل سوال کو بھیجا گیا:

"کیا ٹیکس دہندہ کی اپنی بیوی اور دو بیٹیوں پر طے شدہ منافع کی کل آمدنی میں شامل کرنا جائز ہے؟"

ہائی کورٹ نے اس سوال کا جواب ہاں میں دیا۔ اپیلوں کو ہائی کورٹ کی طرف سے دیے گئے ٹیٹوٹیکٹ کے ساتھ دائر کیا گیا ہے۔

رنگا چاری ایک فرم، میسرز روپس چڑی اور رام کے پانچ شراکت داروں میں سے ایک تھے، اور منافع اور نقصان میں چھ سال کی چمک رکھتے تھے۔ شراکت داری۔ 22 ستمبر 1947 کو، اس نے تصفیے کے تینلا گوانجام دیے، جن پر نقشے کا نشان لگایا گیا ہے۔ A، A-1 اور A-2، اس کی بیوی، ایک شادی شدہ بالغ بیٹی اور ایک نابالغ بیٹی کے حق میں۔ ان میں سے ہر ایک کو، اس نے 8 سال کی مدت کے لیے فرم کے واجب الادا منافع کا چوتھا حصہ (لیکن نقصانات نہیں) تفویض کیا، جس میں انہیں مذکورہ وصول کرنے کا حق دیا گیا۔ مکمل طور پر اور خصوصی طور پر منافع کا حصہ اور مذکورہ مدت کے دوران تصفیے کو ناقابل تینسوخ قرار دینا۔ تینوں دستاویزات کا حوالہ دینا ضروری نہیں ہے، کیونکہ شرائط ایک جیسی ہیں۔ دستاویز کی چند شقیں، Ex. A، حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ تلاوت کے بعد جس میں درج ذیل شامل تھے:

"جب کہ آبادکار نے اپنی نابالغ بیٹی سریمتی میرا بانی کو آٹھ سال کی مدت کے لیے فرم سے اسے ادا کیے جانے والے منافع کا ایک چوتھائی حصہ دے دیا ہے۔

اور جب کہ فطری محبت اور پیار کی وجہ سے، آبادکار مستفید کو فرم سے حاصل ہونے والے منافع کے اپنے حصے کا اتنا ہی حصہ دینے کا خواہاں ہے،" دستاویز میں مزید کہا گیا ہے:

"اب یہ معاہدہ اس طرح گواہی دیتا ہے:

1- آبادکار اس طرح مستفید کو اس تاریخ سے شروع ہونے والے آٹھ سال کی مدت کے دوران اسے واجب الادا فرم میں اپنے منافع کے ایک چوتھائی حصے (لیکن نقصانات نہیں) کے سلسلے میں آبادکار کے تمام حقوق تفویض کرتا ہے جو مستفید کو مکمل اور خصوصی حق میں لینا اور حاصل کرنا ہے۔

2- آبادکار کو مذکورہ بالا ایک چوتھائی حصے میں کسی بھی طرح کا حق یا سود نہیں ہوگا جو اس کے ذریعے طے کیا گیا ہے اور وصول کرنے کا حق ہے۔ فرم سے آٹھ سال کی مذکورہ مدت کے دوران آبادکار کے حصے کا ایک چوتھائی حصہ خصوصی طور پر مستفید میں ہوگا۔

3- فائدہ اٹھانے والا براہ راست فرم سے آٹھ سال روپے کی مذکورہ مدت کے لیے منتقل کردہ منافع کا حصہ وصول کرنے اور جمع کرنے کا حقدار ہوگا۔

8- یہ تصفیہ نا قابل تنسیخ ہوگا۔"

13 اپریل 1947 کو ختم ہونے والے پچھلے سال کے مطابق تشخیصی سال 1947-48 کے لیے، رنگا چاری کے واجب الادا منافع روپے 86,491-13-0 تھا۔ یہ رقم رنگا چاری کے کھاتے میں جمع کی گئی، اور روپے 21,622-15-3، اس کا ایک چوتھائی ہونے کی وجہ سے، تینوں تقسیم کاروں میں سے ہر ایک کے کھاتے میں منتقل کر دیے گئے۔ اسی طرح 13 اپریل 1948 کو ختم ہونے والے پچھلے سال کے منافع کو نمٹا دیا گیا۔

ٹیکس دہندہ نے دعویٰ کیا کہ ان رقوم کو تشخیص کے مقاصد کے لیے اس کی کل آمدنی میں شامل نہیں کیا جاسکتا، جسے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 16(1)(سی) کی تیسری شق کی وجہ سے خارج کیا گیا ہے۔ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس کی بیوی اور دو بیٹیوں کو ادا کی جانے والی رقم کبھی بھی اس کی آمدنی نہیں بنی، جسے ایک اور

رائڈنگ ٹائٹل کے ذریعے موڑ دیا گیا، اور یہ کہ یہ معاملہ بنگال کے انکم ٹیکس کمشنر بیجوئے سنگھ دودھوریا پنجم میں پریوی کونسل کے مقرر کردہ اصول کے مطابق چلایا جاتا ہے۔

ٹیکس دہندہ کے دلائل کو انکم ٹیکس افسر نے قبول نہیں کیا، اور اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر اور ٹریبونل میں اس کی اپیلیں بھی ناکام ہو گئیں۔ جہاں تک تشخیص کے سال 1947-48 کا تعلق ہے، انکم ٹیکس افسر کا مؤقف تھا کہ آمدنی پہلے ہی ٹیکس دہندہ کو جمع ہو چکی تھی، کیونکہ ان کاموں کو اکاؤنٹ بند ہونے کے سال کے پانچ ماہ بعد انجام دیا گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ نابالغ بیٹی کی منتقلی دفعہ 16 (3) کے تحت آتی ہے، کیونکہ منتقلی پر مناسب غور نہیں کیا گیا تھا۔ بیوی اور شادی شدہ بیٹی کے حوالے سے، اس نے مؤقف اختیار کیا کہ دفعہ 16 (1) (سی) لاگو نہیں ہے، کیونکہ جو رقم منتقل کی گئی تھی وہ ٹیکس دہندہ کو پہلے جمع ہونے والی آمدنی تھی، جبکہ دفعہ 16 (1) (سی) اس آمدنی پر غور کرتی ہے جو کسی ایسے شخص کو جمع ہوئی تھی، جسے منتقلی کی گئی تھی۔ دوسرے تشخیصی سال کے سلسلے میں ٹیکس دہندہ کے تنازعات کو مسترد کرنے کے لیے وہی وجوہات (پہلے کے علاوہ) دی گئیں۔ اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر، ٹریبونل اور ہائی کورٹ کے فیصلوں کا تفصیل سے حوالہ دینا ضروری نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے ایک تفصیلی فیصلے میں نشاندہی کی کہ دفعہ 16 (1) (سی) ان کارروائیوں پر لاگو نہیں ہوتی، اور اس لیے تیسری شق پر توجہ نہیں دی گئی۔ اس نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ آمدنی پہلی بار میں ٹیکس دہندہ کو جمع ہوئی تھی، اور پھر اس کے تحت ادائیگیوں کے لیے درخواست دی گئی تھی۔

اس عدالت نے حال ہی میں تین مقدمات کا فیصلہ کیا ہے جن کا اس سلسلے میں براہ راست اثر ہے۔ پرووٹ کمار متر بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس مغربی بنگال میں، ٹیکس دہندہ نے ٹرسٹ کے ایک دستاویز پر عمل درآمد کیا تھا جس کے تحت کچھ حصص سے حاصل ہونے والے منافع جو اس کے اثاثے بنے رہے، اس کی بیوی کو منتقل کیے گئے تھے۔ یہ فیصلہ دیا گیا کہ یہ مقدمہ دفعہ 16 (1) (سی) کے تحت نہیں آتا ہے، اور یہ کہ بجوئے سنگھ دودھوریا کے معاملے میں بھی اصول لاگو نہیں ہوتا ہے۔ تلسی داس کلا چند بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی میں، شوہر نے حصص کا ایک ٹرسٹ بنایا تھا، جس نے خود کو ٹرسٹی کے طور پر تشکیل دیا تھا تاکہ بیوی کو سات سال کی مدت کے لیے ان حصص سے منافع ادا کیا جاسکے۔ یہ فیصلہ دیا گیا کہ معاملہ دفعہ 16 (1) (سی) کے ذریعے نہیں بلکہ دفعہ کے ذریعے زیر انتظام تھا۔ 16 (3) (بی)۔ کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی بمقابلہ سلال داس تیرتھداس میں، بیجوئے سنگھ دودھوریا کے معاملے میں پریوی کونسل کی طرف سے مقرر کردہ قاعدے پر غور کیا گیا تھا؛ پی جی ملک بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بنگالی میں پریوی کونسل کا معاملہ، اور اس کی نشاندہی کی گئی تھی؟

یہ کہ بجوئے سنگھ دودھوریا کے معاملے میں قاعدہ صرف ان معاملات پر لاگو ہوتا ہے جہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک غالب عنوان سے آمدنی کو اس طرح سے موڑ دیا گیا تھا کہ وہ کبھی بھی ٹیکس دہندہ کی آمدنی نہ بن جائے۔ یہ تین مقدمات، ہماری رائے میں، اپیل گزاروں کے تنازعات کا مکمل جواب دیتے ہیں۔

تصفیے کے دستاویزات کی جانچ پڑتال سے پتہ چلتا ہے کہ تقسیم کرنے کہا تھا کہ "اسے قابل ادائیگی" منافع میں سے مخصوص حصص میں کچھ رقم اس کی بیوی اور دو بیٹیوں کو ادا کی جانی تھی، ان دستاویزات میں ٹیکس دہندہ نے تقسیم کاروں کے حق میں حق پیدا کیا کہ وہ اس فرم سے براہ راست رقم حاصل کرے، جس میں وہ شراکت دار تھا۔ دستاویزات کی مدت سے پتہ چلتا ہے کہ منافع پہلے اس کے پاس جمع ہونا تھا اور پھر تقسیم کاروں کو ادائیگی کے لیے درخواست دی گئی تھی۔ اپیل گزاروں کے ماہر وکیل نے دعویٰ کیا کہ جو تفویض کیا گیا تھا وہ قابل عمل دعویٰ تھا، یعنی منافع کا حق، اور اس لیے منافع کو تقسیم کار کو جمع کرنے سے پہلے موڑ دیا گیا تھا۔ یہ، ہماری رائے میں، نہ تو شراکت داری کے قانون کے مطابق ہے اور نہ ہی حقائق کے مطابق ہے جیسا کہ ہمیں ریکارڈ پر ملا ہے۔ شراکت داری کے قانون کے تحت، صرف شراکت دار اور شراکت دار ہی منافع کے حقدار ہیں۔ ایک اجنبی، چاہے وہ تفویض شدہ ہو، منافع پر براہ راست دعویٰ نہیں کرتا ہے اور نہ ہی کر سکتا ہے۔ زیر بحث دستاویزات کے ذریعے ٹیکس دہندہ نے محض اپنی بیوی اور بیٹیوں کو ادائیگی کی اجازت دی تاکہ وہ فرم کے حق میں ایک درست ادائیگی ہو؛ لیکن جو ادا کیا گیا وہ قانون کے مطابق، اس کے منافع کا ایک حصہ تھا، یا، دوسرے الفاظ میں، اس کی آمدنی میسرس چری اور رام نامی فرم کی کھاتوں کی کتابوں پر ایک نظر ڈالنے سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ رقم پہلے رنگا چاری کے کھاتے میں جمع کی گئی تھی اور پھر اس کی ہدایت پر اس کے کھاتے سے اس کی بیوی اور بیٹیوں کو منتقل کر دی گئی تھی۔ اس لیے، قانونی طور پر اور درحقیقت، رنگا چاری کی آمدنی کے کچھ حصے، آمدنی اس کے جمع ہونے کے بعد تھے، اور جمع ہونے کے وقت اس کے ذریعے ٹیکس ادا کیا جاتا تھا۔ سیتل داس تیرتھ داس کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ منافع کو رنگا چاری کو جمع کرنے سے پہلے ایک اوور رائیڈنگ ٹائٹل کے ذریعے موڑ دیا گیا تھا؛ اور بجوئے سنگھ دودھوریا کے نقطے میں نہیں لایا جاسکتا۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہم دیے گئے جواب میں ہائی کورٹ سے پوری طرح متفق ہیں اور ان اپیلوں کو اخراجات کے ساتھ مسترد کرتے ہیں۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔